قاری عبید اللہ غازی

نوجوان بے مثال

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا!
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقان وہی یٰسین وہی طٰہٰ

اس شاخ گل کی اٹھان دیکھئے جس کی تواضع کانٹوں سے کی گئی ہے۔ عرب کے ایک ممتاز اور اعلیٰ روایات رکھنے والے خاندان کے ایک سلیم الفطرت والدین کے ہاں ایک بچہ یتیمی کے سائے میں پیدا ہوتا ہے۔ ایک غریب مگر شریف دایہ کا دودھ پی کر جوان ہوتا ہے اور نبوت کے رتبے پر جا پہنچتا ہے۔ پیدائش سے قبل ہی یہ بچہ شفقت پدری سے محروم ہو جاتا ہے۔ ماں پرورش کا ذمہ اٹھاتی ہے لیکن جلد ہی یہ سایہ بھی چھین لیا جاتا ہے اور دادا کے سپرد کر دیا جاتا ہے لیکن وہ بھی چند سال بعد راہی عدم ہو جاتے ہیں بالآخر چچا پرورش کا بوجھ اپنے سر پر اٹھالیتا ہے۔

جوانی تک یہ انوکھا بچہ باقی بچوں کی طرح شریر اور کھلنڈر نہیں ہوتا بلکہ بوڑھوں کی سی سنجیدگی چہرے پر سجائے پھرتا ہے۔ جوان ہونے تک زندگی کی جولانگاہ میں مشقتوں کا مقابلہ کرنے کی تیاریاں کرتا ہے گویا ایک عظیم مقصد کو پانے کے لئے تگ و دو ہو رہی ہے۔ جوان ہوتا ہے تو نہایت فاسد معاشرے میں پرورش پانے کے باوجود اپنے آپ کو تمام تر گناہوں سے بچا کر رکھتا ہے۔ جہاں جنگ ایک کھیل تھا اور انسانی خون بہانا ایک تماشا تھا۔ جہاں ڈاکہ زنی ایک مشغلہ تھا وہاں اس نوجوان کے دامن پر کبھی خون اور آلودگی کے چھینٹے نہیں پڑے۔ جہاں لوگ اپنے حقیقی خدا کو بھول چکے تھے اور اپنے

ہاتھوں سے تراشے بتوں کو پوجا کرتے تھے اور خانہ کعبہ کا طواف برہنہ کرتے وہاں یہ نوجوان کبھی غیراللہ کے سامنے نہیں جھکا۔ جہاں گھر گھر اور گلی گلی شراب کشید کرنے کی بھٹیاں لگی ہوں وہاں اس نوجوان نے کبھی شراب کو ہاتھ نہیں لگایا۔ جہاں زنا کوئی گناہ نہیں خیال کیا جاتا تھا اور پیشہ ور عورتیں خیموں پر جھنڈے نصب کرکے دعوت گناہ دیتی تھیں۔ وہاں اس نوجوان نے کبھی التفات چشم بھی نہیں کیا تھا۔ جہاں نوجوان اپنے بہادری، زناکاری اور شراب نوشی کے واقعات خوبصورت اشعار میں سب کے سامنے سناتے وہاں یہ نوجوان اپنے خالق حقیقی کی عبادت میں مست رہتا ہے۔

پھر نوجوان بے مثال کا رتبہ نبوت تک پہنچ جاتا ہے۔ نبوت کا اعلان کرنے سے پہلے وہ زندگی کے ہر شعبے میں اپنے آپ کو کامیاب، پاک، صاف اور ہر گناہ سے بچنے والا منوالیتا ہے اور صادق وامین کا لقب پاتا ہے لیکن نبوت کا اعلان کرتے ہی زمانے کی آنکھیں بدل جاتی ہیں۔ بازار وقت میں اس کی سچائی اور پارسائی کی قیمت گرادی جاتی ہے۔ اور غیر تو غیر اپنے بھی ساتھ چھوڑ دیتے ہیں لیکن یہ نوجوان بے مثال اپنی بات پر ڈٹا رہتا ہے اور دنیا کو راہ راست پر لانے کا عزم لئے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے اور اس کے مخالفین نے اس کو راہ راست سے ہٹانے کے لئے لاکھوں روپے استعمال کئے۔ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو ہر قسم کی اذیتوں سے خرچ کرنے کی کوشش کی ہر قسم کا لالچ دیا کہ کہیں ان کے پاؤں اکھڑ جائیں لیکن اس نوجوان کے پایہ استقلال میں لغزش کا آنا تو کجا بلکہ مزید اپنے موقف میں مستحکم اور متیقن ہوا پھر اس بے مثال کو اپنا آبائی شہر مکہ چھوڑ کر مدینہ جانا پڑا اور اس نے ہر قسم کی تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔

پھر اس نوجوان کو قدرت اس قریب مرتبے پر لے آتی ہے کہ جس سے آگے جبریل امین جیسے فرشتے بھی جواب دے دیتے ہیں لیکن اس نوجوان کی اس سچائی کا ان کے مخالفین کو اب بھی یقین نہیں آتا جس کی تصدیق وہ خود بارہا کر چکے تھے۔

یہ نوجوان کوئی سوداگر نہیں تھا جو اپنی دوکان چمکانے کے لئے یہ سب پاپڑ بیل رہا تھا۔ اس نوجوان کو بازار وقت میں اپنی ساکھ بٹھانے کا کوئی شوق نہیں تھا لیکن کوئی اس کی بات نہیں سنتا اور اس کے مخالفین کہتے کہ یہ تو جادوگر ہے۔ اسے تو حکمرانی کا شوق ہے۔ نعوذ باللہ کبھی نہیں۔ کیا ان لوگوں کو یہ اندھیری راتوں میں چمکتا ہوا چاند نظر نہیں آیا تھا؟ کیا ان کو گندگی کے ڈھیر پر چمکتا دمکتا ہوا ہیروں کا ہار نظر نہیں آیا تھا؟ کیا ان جاہلوں کو روشن راہ دکھانے والا نوجوان نظر نہیں آیا تھا؟ ان کو ضرور نظر آیا ہوگا۔ لیکن خود انہوں نے تکبر، انا، ہٹ دھرمی تعصب اور بغض کی اپنی آنکھوں پر پٹیاں باندھ لیں تھیں۔ کیونکہ وہ اس فاسد اور فرسودہ معاشرہ میں ایک روشن آفتاب کو نہیں دیکھ سکتے تھے۔

یہ لوگ اس نوجوان کی آخری دم تک مخالفت کرتے رہے۔ ان کو معلوم تھا کہ خاتم الانبیاء کا لقب پانے والا اور دونوں جہانوں کے لئے رحمت بننے والا یہی نوجوان ہوگا۔ لیکن یہ لوگ اس کو اذیت دینے سے باز نہیں آتے۔

اور وہ اس حالت میں بھی ان کے لئے رحمت اور ہدایت کی دعا مانگتا ہے جب اس کے جوتے بھی اس کے خون سے بھر جاتے ہیں اور وہ اگر چاہتا تو اس کے مخالفین نیست و نابود ہو سکتے تھے۔ لیکن اس نوجوان نے صبر سے کام لیا۔

یہ تھیں اس حبیب پاک رسالت ماب ﷺ کی زندگی کی ایک جھلک جس کے ہم نام لیوا ہیں جنہوں نے پوری دنیا کو راہ نجات دکھائی اور حصول مقصد کا طریقہ بتلایا۔ لیکن اس کے برعکس اگر ہم اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں تو ہمیں ہماری زندگی کا واحد مقصد جھوٹ، فریب، نفس پرستی اور خواہشات کی پیروی کرنا ہے۔ آج اس قوم کو خواب غفلت سے جاگنا پڑے گا اور ایک دفعہ پھر اس قوم کو اس دنیا کی تقدیر بدلنی ہوگی۔

آ تجھ کو بتلاؤں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر